# سیرت حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ

(از مولوی محمد صابر اعظمی متعلم جماعت ثانیہ رحمانیہ)

آپ کا اسم مبارک عائشہ اور کنیت ام عبداللہ اور لقب صدیقہ ہے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جو اہلسنت والجماعت کے نزدیک تمام صحابہ کرام میں ممتاز و روشن تھے ان کی پاکیزہ و نیک دختہ تھیں آپ کے خاندان کا سلسلہ رسول اللہ کے خاندان میں چھ پشتوں سے ملتا ہے حضرت عائشہ کی پیدائش ہجرت سے نو برس پہلے ہوئے تھی۔ حضرت ابوبکر ہجرت کے میوسال قبل اسلام قبول کر چکے تھے آپ کے مسلمان ہونیکے بعد آپ کی زوجہ ام رومان بھی مسلمان ہو گئیں۔ اسلئے تاریخ کا مطالعہ کرنے والے کبھی اس بات کا انکار نہیں کرسکتے کہ حضرت عائشہ نے دنیا میں آتے ہی اسلام کی آغوش میں پرورش پائی۔ یہ آپ کی خوش قسمتی تھی کہ کفر و ظلمت کی گھنگور گھٹائیں چھٹ چکی تھیں۔ والدین کی نظروں میں آپ کی عزت و عظمت صرف اسی وجہ سے تھی کہ آپ فطری ذہانت اور ظاہری و باطنی خوبیوں کی مالک تھیں۔ حضرت عائشہ کی عمر جس وقت چھ برس کی ہوئی تو آپ کا نکاح رسول اللہ سے ہوا۔ خدیجہؓ جس وقت اس دنیا رفانی سے ملک جاودانی کی طرف رحلت کر گئیں۔ اس وقت رسول اللہ کو جو صدمہ پہنچا وہ تحریر سے باہر ہے۔ ایک شب آنحضرت خدیجہؓ کی یاد میں مغموم تھے کہ صبح کو حکیم بن الاوقصی کی بیٹی اور عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ آپ کے پاس تشریف لائیں اور آپ کی خدمت میں درخواست کی کہ یا رسول اللہ آپ اپنی شادی کر لیجئے آپ نے فرمایا کہاں کروں خولہ نے کہا اگر آپ کنواری عورت سے شادی کرنا چاہیں تو ابوبکر کی بیٹی عائشہ ہیں اور اگر بیوہ سے کرنا چاہیں تو زمعہ کی بیٹی سودہ ہے آپ نے فرمایا کہ ابوبکر و زمعہ سے جا کر پوچھو تو خولہ حضرت ابوبکر کے گھر گئیں اور عائشہؓ کی والدہ ماجدہ ام رومان سے پوچھا کہ محمدؐ آپ کے یہاں رشتہ قائم کرنا چاہتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے ام رومان متحیر ہو کر بولیں کہ کیا عائشہ کا نکاح رسول اللہ سے ہوسکتا ہے حالانکہ عائشہ کے والد ابوبکرؓ اور آپ میں بھائی کا رشتہ ہے اس صورت میں عائشہؓ آپ کی بھتیجی ہوئیں بتاؤ چچا اور بھتیجی میں نکاح کیسے ہوسکتا ہے ہاں تم ذرا ٹھہرو عائشہؓ کے والد آجائیں تو ان سے پوچھکر جواب دونگی چنانچہ وہ آئے جب یہ گفتگو سنی تو بہت خوش ہوئے لیکن ان کے دل میں بھی یہ شک تھا کہ میں آپ کا بھائی ہوں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اپنی لڑکی اپنے بھائی کو بیاہ دوں چنانچہ خولہ آپ کے پاس لوٹ کر آئیں اور آپ کے سامنے ان باتوں کا اظہار کیا تو آپ نے جواب دیا کہ ابوبکر میرے اسلامی بھائی ہیں اسلئے یہ نکاح ہوسکتا ہے چنانچہ آپ کا نکاح اسی وقت ہو گیا۔ نبی کریم صلعم کی عمر پچاس برس کی تھی آپ کو عائشہؓ سے جس قدر زیادہ محبت تھی اس کا ثبوت حدیثوں کی چند مثالوں سے ملتا ہے آپ کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو آپ نے ازواج مطہرات کی اجازت سے بیماری اور وفات کا درمیانی زمانہ بی بی عائشہؓ کے مکان پر گزارنا بہتر سمجھا اور فرمایا کہ وہاں مجھے آرام ملیگا سب نے بالاتفاق رائے دی کہ آپ جہاں چاہیں تشریف رکھیں چنانچہ آپ نے حضرت عائشہؓ کے مکان میں مرض الموت کا زمانہ بسر کیا حضرت عائشہ

کو اس بات کا بہت بڑا فخر تھا اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آپ عمر کے آخری حصہ میں میرے گھر میں جلوہ افروز ہوئے میں اس احسان عظیم کو کبھی نہیں بھولونگی کہ اللہ کے حبیب نے آخری زندگی میرے ہی آغوش میں ختم کی نبی کریم کو حضرت عائشہ صرف اس وجہ سے عزیز محبوب نہیں تھیں کہ وہ خوبصورت تھیں بلکہ عقلمندی وخوش خلقی وخوش مزاجی کی وجہ سے عزیز تھیں آپ اکثر کاموں میں فقط عائشہؓ سے رائے لیتے وہ ایسی عمدہ اور مناسب تدبیر بتاتیں کہ آپ کو اس پر عمل کرنے میں ذرا بھی تشویش نہ ہوتی حضرت عائشہؓ کی زبان نہایت ہی لطیف وفصیح وبلیغ تھی آپ جب مکان پر تشریف لاتے تو اکثر عائشہؓ سے بات کرتے تھے حضرت عائشہؓ کو کم سنی کی وجہ سے گڑیاں کھیلنے کا اشتیاق بہت تھا ایک روز اپنی سہیلیوں کے ساتھ گڑیاں کھیل رہی تھیں کہ یکایک حضور آگئے آپ کو دیکھکر سب لڑکیاں بھاگ گئیں لیکن آپ نے سب کو تلاش کرکے کہا کہ جاؤ عائشہؓ کے ساتھ کھیلو کچھ خوف نہ کرو رسول اللہ کا یہ دستور تھا کہ جب سفر کا موقع آتا تو امہات المومنین میں قرعہ ڈلتے جس کے نام قرعہ نکلتا اس کو ساتھ لیجاتے تھے ہجرت کے پانچویں سال آپ ایک لڑائی میں تشریف لیجارہے تھے اور حضرت عائشہ آپ کے ہمراہ تھیں اثنائے سفر میں حضرت عائشہ قضائے حاجت کو گئیں اتفاق سے راستہ میں کہیں آپ کا ہار گر پڑا اس کی تلاش میں آپ دیر تک حیران وپریشان رہیں حتیٰ کہ قافلہ وہاں سے روانہ ہوگیا۔ ساربان نے سمجھا کہ وہ کجاوے میں ہونگی اسلئے راستہ جلدی سے طے کررہا تھا اتفاق سے ایک شخص نے حضرت عائشہؓ کو دیکھا وہ فوراً اونٹ سے اتر گیا اور آپ کو اونٹ پر بٹھا کر قافلہ کی طرف چلا اثنا میں قافلہ منزل مقصود کو پہنچ چکا تھا جب لوگوں نے آپ کو اس جگہ نہیں پایا تو بہت پریشان ہوئے بالآخر وہ شخص آگیا اور اس نے سارا قصہ بیان کیا اصلیت تو صرف اتنی ہی تھی لیکن منافقوں نے آپ پر نعوذ باللہ بدترین تہمت تراشی رسول اللہ کو جب یہ حالت معلوم ہوئی تو بہت غمگین ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ واقعی اگر تم ان الزاموں سے پاک ہو تو واثق یقین ہے کہ اللہ رب العالمین عنقریب اس کی حقیقت کو ظاہر کرے گا۔ نبی کریم پر ابھی تک وحی نہیں اتری تھی لیکن ایک روز وحی کے آثار نمایاں ہوئے اور سلسلہ نزول شروع ہوا آپ مارے خوشی کے بیتاب ہوگئے اور فرمایا کہ عائشہؓ تمہارے پاکیزہ ہونے میں اللہ نے ان آیتوں کو نازل فرمایا حضرت عائشہؓ کی علمی شان بہت بڑی ہوئی تھی بڑے بڑے صحابی یہانتک کہ خلفائے اربعہ آپ کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے آپ کے کوئی اولاد نہیں تھی آپ نے اپنی بڑی ہمشیرہ حضرت اسماء کے بڑے صاحبزادے عبداللہ کے نام پر اپنی کنیت ام عبداللہ رکھی تھی آپ کی پاک روح ۶۷ سال کی عمر میں ۵۸ھ و ۶۷۷ء میں رمضان مبارک کی ۱۷ تاریخ چہارشنبہ کی شب کو اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف پرواز کرگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۰

## ضروری تصحیح

محدث نمبر ۹ میں مدرسہ رحمانیہ کے سالانہ اجلاس منعقدہ شعبان ۵۲ھ کی کیفیت شائع ہوئی تھی۔ اسمیں مولوی عبدالخبیر صاحب کلکتوی کو جو دس روپیہ کا انعام حدیث میں اول آنیکی وجہ سے ملا تھا وہ سہواً نہ لکھا گیا قارئین کرام اسکی تصحیح فرمالیں
(نائب مدیر)